بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

# آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14/ جنوری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ. اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ. اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ. غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ.

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ التوبۃ آیت 40 کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ سے پہلے خطبے میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر ہو رہا تھا۔ سفر ہجرت کے دوران سراقہ بن مالک کے تعاقب کرنے کے متعلق بعض روایات ہیں۔ ایک روایت کے مطابق سراقہ کے واپس لوٹتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سراقہ! تیرا کیا حال ہو گا جب کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھ میں ہوں گے۔ سراقہ حیرت زدہ ہو کر پلٹا اور کہا کہ کسریٰ بن ہرمز؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! وہی کسریٰ بن ہرمز۔ چنانچہ جب حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں کسریٰ کے کنگن، تاج اور کمر بند لایا گیا تو حضرت عمرؓ نے سراقہ کو بلایا اور انہیں یہ کنگن پہنائے اور فرمایا کہو کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے کسریٰ بن ہرمز سے یہ دونوں چھین کر عطا کیں۔ یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ سراقہ کو یہ خوش خبری حنین اور طائف سے واپسی کے سفر کے دوران ان کے اسلام قبول کرنے پر دی گئی تھی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ’سیرت خاتم النبیین‘ میں سراقہ کے اپنے الفاظ میں یہ واقعہ درج فرمایا ہے۔ فال خلاف نکلنے اور گھوڑے کے پاؤں ریت میں دھنسنے کے متعلق سراقہ کا بیان ہے کہ اس سرگذشت سے مَیں نے یہ سمجھا کہ اس شخص کا ستارہ اقبال پر ہے اور بالآخر آنحضرت ﷺ غالب رہیں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں جب سراقہ لوٹنے لگا تو معاً اللہ تعالیٰ نے آئندہ کے حالات آپؐ پر غیب سے ظاہر فرمادیے۔ آپؐ نے فرمایا: اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ آپؐ کی یہ پیش گوئی سولہ سترہ سال کے بعد جا کر لفظ بلفظ پوری ہوئی... سراقہ مسلمان ہونے کے بعد اپنے اس واقعے کو مسلمانوں کو نہایت فخر کے ساتھ سنایا کرتا تھا اور مسلمان اس بات سے آگاہ تھے۔ ایرانی فتوحات کے بعد جب مالِ

غنیمت میں حضرت عمرؓ نے کسریٰ کے کنگن دیکھے تو سب نقشہ آپؐ کی آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ وہ کمزوری اور ضعف کا وقت جب خدا کے رسول کو اپنا وطن چھوڑ کر مدینے آنا پڑا، وہ سراقہ اور دوسرے آدمیوں کا آپؐ کے پیچھے اس لیے گھوڑے دوڑانا کہ کسی صورت میں بھی آپؐ کو پکڑ کہ مکّہ والوں تک پہنچادیں اور سَو اونٹنیوں کے مالک بن جائیں۔ اس وقت آپؐ کا سراقہ کو یہ خوش خبری دینا۔ کتنی بڑی پیش گوئی تھی کتنا مصفیٰ غیب تھا۔ حضرت عمرؓ نے سراقہ کو حکم دیا کہ وہ کسریٰ کے کنگن اپنے ہاتھوں میں پہنیں۔ سراقہ نے کہا کہ سونا پہننا تو مسلمانوں کے لیے منع ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہاں منع ہے مگر ان موقعوں کے لیے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو تمہارے ہاتھ میں سونے کے کنگن دکھائے تھے یا تو تم یہ کنگن پہنو گے یا مَیں تمہیں سزا دوں گا۔ سراقہ نے وہ کنگن اپنے ہاتھ میں پہن لیے اور مسلمانوں نے اس عظیم الشان پیش گوئی کو پورا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

سفر ہجرت کے دوران آپؐ کا قافلہ زادِ راہ کی طلب میں امِ معبد کے خیمے کے پاس رکا۔ امِ معبد ایک بہادر خاتون تھیں جو مسافروں کو کھانا کھلایا کرتیں۔ جب آپؐ کا قافلہ وہاں پہنچا تو امِ معبد کی قوم قحط زدہ تھی اور ان کے پاس حضور ﷺ کو پیش کرنے کے لیے کچھ نہ تھا۔ امِ معبد کی اجازت سے ایک انتہائی لاغر اور کمزور بکری سے آپؐ نے برکت کی دعا کر کے دودھ دوہا تو اس میں بے پناہ برکت پڑی۔

رسول اللہ ﷺ ابھی راستے میں تھے کہ انہیں حضرت زبیرؓ ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے تجارت کر کے واپس آرہے تھے۔ زبیر نے سفید کپڑوں کا ایک جوڑا آنحضرت ﷺ کو اور ایک حضرت ابو بکرؓ کی نذر کیا۔

چونکہ حضرت ابو بکر بوجہ تجارت پیشہ ہونے کے اس راستہ سے بارہا آتے جاتے رہتے تھے اس لئے اکثر لوگ ان کو پہچانتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچانتے تھے۔ لہٰذا وہ ابو بکرؓ سے پوچھتے تھے کہ یہ تمہارے آگے آگے کون ہے۔ حضرت ابو بکرؓ فرماتے۔ هٰذَا يَهْدِيْنِيَ السَّبِيْلَ۔ یہ میرا ہادی ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ شاید یہ کوئی دلیل یعنی گائیڈ ہے جو راستہ دکھانے کے لئے حضرت ابو بکرؓ نے ساتھ لے لیا ہے۔ مگر حضرت ابو بکرؓ کا مطلب کچھ اور ہوتا تھا۔

آٹھ دن سفر کرتے ہوئے خدائی نصرتوں کے ساتھ آخر کار پیر کے دن آپؐ قبا پہنچ گئے۔ یہ بستی مدینے سے دو میل کے فاصلے پر تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے آپؐ کی اونٹنیوں کو آتے دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ قافلہ محمد ﷺ کا ہے۔ اس نے بستی والوں کو آواز دی تو مدینے کا ہر شخص قبا کی طرف دوڑ پڑا۔ مدینے کے اکثر لوگ آپؐ کی شکل سے واقف نہیں تھے، جب قبا سے باہر آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ

بھاگتے ہوئے مدینہ سے آپ ﷺ کی طرف آرہے تھے تو چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ سادگی سے بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ناواقف لوگ حضرت ابو بکرؓ کو دیکھ کر جو عمر میں گو چھوٹے تھے مگر ان کی داڑھی میں کچھ سفید بال آئے ہوئے تھے اور اسی طرح ان کا لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بہتر تھا یہی سمجھتے تھے کہ ابو بکرؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بڑے ادب سے آپؓ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے جب یہ بات دیکھی تو سمجھ لیا کہ لوگوں کو غلطی لگ رہی ہے۔ وہ جھٹ چادر پھیلا کر سورج کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہؐ آپ پر دھوپ پڑ رہی ہے میں آپ پر سایہ کرتا ہوں اور اِس لطیف طریق سے انہوں نے لوگوں پر ان کی غلطی کو ظاہر کر دیا۔

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو ہمارے لیے مدینہ روشن ہو گیا اور جب آپؐ فوت ہوئے تو اس دن سے زیادہ تاریک ہمیں مدینے کا شہر کبھی نظر نہیں آیا۔ قبا کے انصار نے آپ کا نہایت پُر تپاک استقبال کیا اور آپؐ کلثوم بن الہدم کے مکان پر فروکش ہوئے۔

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ آپؐ بنو عمرو بن عوف کے محلے میں دس سے زائد راتیں ٹھہرے۔ روایت میں ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عمرو بن عوف کے لئے مسجد کی بنیاد رکھی جب آپ ﷺ نے اس کی بنیاد رکھی تو سب سے پہلے آپ نے قبلے کی سمت ایک پتھر رکھا پھر حضرت ابو بکرؓ نے ایک پتھر لا کر رکھا پھر حضرت عمرؓ ایک پتھر لے کر آئے اور حضرت ابو بکرؓ کے پتھر کے ساتھ رکھ دیا پھر تمام لوگ تعمیر میں مصروف ہو گئے۔ مسجد قبا کے متعلق مذکور ہے کہ یہی وہ مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی۔ حضرت ابنِ عباس بیان کرتے ہیں کہ مدینے کی تمام مساجد جس میں قبا کی مسجد بھی شامل ہے ان کی بنیاد تقویٰ پر ہی رکھی گئی ہے لیکن جس کے متعلق آیت نازل ہوئی تھی وہ مسجد قبا ہی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ قبا میں زائد از دس دن قیام کے بعد جمعے کے روز آنحضرت ﷺ مدینے کے اندرونی حصّے کی طرف روانہ ہوئے۔ انصار و مہاجرین کی ایک بڑی جماعت آپ کے ساتھ تھی۔ آپؐ ایک اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت ابو بکرؓ آپ کے پیچھے تھے۔ یہ قافلہ آہستہ آہستہ شہر کی طرف بڑھنا شروع ہوا۔ راستے میں نمازِ جمعہ کا وقت آگیا اور آنحضرت ﷺ نے بنو سالم بن عوف کے محلّے میں ٹھہر کر خطبہ دیا اور جمعے کی نماز ادا کی۔

آپؐ جس بھی مسلمان کے گھر کے پاس سے گزرتے وہ جوشِ محبت سے عرض کرتے کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ ہمارا گھر یہ ہمارا مال و جان حاضر ہے، ہمارے پاس آپؐ کی حفاظت کا سامان بھی ہے آپؐ ہمارے پاس تشریف فرما ہوں۔

آپؐ ان کے لیے دعائے خیر کرتے اور آگے بڑھ جاتے۔ مسلمان عورتیں اور بچیاں خوشی کے جوش میں اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ چڑھ کر استقبالی ترانے گا رہی تھیں۔ مدینے کے حبشی غلام آپؐ کی تشریف آوری کی خوشی میں تلوار کے کرتب دکھاتے پھرتے تھے۔

آنحضرت ﷺ نے کچھ عرصہ بعد حضرت زید کو مکے بھجوایا اور وہ آپؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے اہل وعیال کو خیریت سے مدینے لے آئے۔ مدینے میں آپؐ نے جو زمین خریدی تھی وہاں سب سے پہلے مسجد کی بنیاد رکھی اور اس کے بعد اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے مکان بنوائے۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد حضرت ابوبکرؓ سُنح میں خبیب بن اساف کے ہاں ٹھہرے۔ سُنح مدینہ کے مضافات میں ایک جگہ ہے جو مسجد نبوی سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر تھی۔ حضرت خبیب کا تعلق بنو حارث بن خزرج سے تھا۔ ایک قول کے مطابق حضرت ابوبکرؓ کی رہائش حضرت خارجہ بن زید کے ہاں تھی۔ بعض روایات کے مطابق آپؓ نے سُنح میں ہی اپنا مکان اور کپڑا بنانے کا کارخانہ بنالیا تھا۔ اس سے کاروبار کیا۔

حضرت ابوبکرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

1۔ مکرم چودھری اصغر علی کلار صاحب مرحوم اسیر راہِ مولیٰ ابن مکرم محمد شریف صاحب کلار بہاولپور۔ مرحوم 10 جنوری کو حالتِ اسیری میں بیمار ہو کر بعمر 70 سال وفات پا گئے تھے۔ **اناللہ وانا الیہ راجعون۔** مرحوم پر 24/ستمبر 2021ء کو دفعہ 295۔ج، جو توہینِ رسالت (نعوذباللہ) کی دفعہ ہے لگا کر مقدمہ قائم کیا گیا اور 26/ستمبر کو گرفتاری عمل میں آئی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ توہینِ رسالت کا الزام تو احمدیوں پر فوراً لگا دیتے ہیں۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے، خلافت کے وفادار، مہمان نواز، دعوتِ الیٰ اللہ کا شوق رکھنے والے، عبادت گزار اور 1/8 حصّے کے موصی تھے۔

2۔ مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب کارکن وکالت علیا ربوہ۔ اور 3۔ مکرم کرنل ریٹائرڈ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب سابق ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ۔

حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ